دنیا بھر میں دعوت اسلامی کے تمام جامعات المدینہ میں درس نظامی کے تحت **درجہ ثانیہ** میں بعد ششماہی عربی زبان کی بہت مشہور کتاب **مراح الارواح** پڑھائی جاتی ہے جو علم صرف کی بہت زیادہ علتوں پر مشتمل کتاب ہے چوں کہ کتاب عربی زبان میں ہے اور ہر لائن میں کئی کئی سوالات پیدا ہوتے ہیں اس لیے طلبہ کو یاد کرنے میں بڑی پریشانیاں آتی ہیں اس لیے طلبہ کی آسانی کی خاطر اس کی متعیّن مقدار (۱۰۱ صفحات) کو دس قسطوں میں تقسیم کر کے سوالات وجوابات تیار کیے گیے ہیں تاکہ جس کو جو قسط مطلوب ہو وہ اس کی مدد سے حل کر لے ایک ساتھ سب کو جمع کرنا مشکل اور سامعین پر بھی دشواری پیدا کرتا، اس لیے آسانی کی خاطر ایسا طریقہ اختیار کیا، تو آج آپ کی خدمت میں **دوسری قسط** **الباب الأول فی الصحیح** کے **سوالات وجوابات** اس طرح پیش کیے جا رہے ہیں جو پورے **صحیح** کو محیط ہیں ان شاءاللہ اس کا مطالعہ آپ کے علم میں اضافہ کا سبب ہوگا

محمد گل ریز رضا مصباحی، مدناپوری، بریلی شریف یوپی۔
خادم التدریس جامعۃ المدینہ فیضان عطار ناگ پور
Mob No:Whatsapp .8057889427

الباب الأول فی الصحیح
سوالات مع
جوابات

دنیا بھر میں دعوت اسلامی کے تمام جامعات المدینہ میں درس نظامی کے تحت **درجہ ثانیہ** میں بعد ششماہی عربی زبان کی بہت مشہور کتاب **مراح الارواح** پڑھائی جاتی ہے جو علم صرف کی بہت زیادہ علتوں پر مشتمل کتاب ہے چوں کہ کتاب عربی زبان میں ہے اور ہر لائن میں کئی کئی سوالات پیدا ہوتے ہیں اس لیے طلبہ کو یاد کرنے میں بڑی پریشانیاں آتی ہیں اس لیے طلبہ کی آسانی کی خاطر اس کی متعیّن مقدار(۱۰۱ صفحات) کو دس قسطوں میں تقسیم کرکے سوالات وجوابات تیار کیے گیے ہیں تاکہ جس کو جو قسط مطلوب ہو وہ اس کی مدد سے حل کرلے ایک ساتھ سب کو جمع کرنا مشکل اور سامعین پر بھی دشواری پیدا کرتا،اس لیے آسانی کی خاطر ایسا طریقہ اختیار کیا،تو آج آپ کی خدمت میں **دوسری قسط الباب الأول فی الصحیح** کے **سوالات وجوابات** اس طرح پیش کیے جارہے ہیں جو پورے **صحیح** کو محیط ہیں ان شاءاللہ اس کا مطالعہ آپ کے علم میں اضافہ کا سبب ہوگا

محمد گل ریز رضا مصباحی،مدناپوری،بریلی شریف یوپی۔
خادم التدریس جامعۃ المدینہ فیضان عطار ناگ پور
Mob No:Whatsapp 8057889427

الباب الأول فی الصحیح
سوالات مع جوابات

الباب الاول فی الصحیح

سوال(۱)۔ صحیح کے بیان کو مقدم کیوں فرمایا؟

جواب: مقصود اصلی یہ ہوتا ہے کہ اوزان کے احوال سے بحث کی جائے اور صحیح کے اوزان تغیرات کثیرہ سے سالم رہنے کے سبب تقدیم کا تقاضا کرتے ہیں، نیز یہ دوسرے تمام کے لیے مقیس علیہ ہے اور باقی مقیس ہیں اور مقیس علیہ مقیس پر مقدم ہوتا ہے اس لیے صحیح کے بیان کو مقدم فرمایا۔

سوال:(۲)۔ صحیح کی تعریف مع مثال بیان کریں؟

جواب: صحیح وہ کلمہ ہے جس کے فاء، عین، اور لام کلمہ کے مقابل میں حرف علت، دو حرف ایک جنس کے اور ہمزہ نہ ہو جیسے ضَرَبَ، رَجُلٌ، جَعْفَرٌ.

سوال:(۳)۔ فا، عین، اور لام کو اوزان کے لیے کیوں خاص کیا؟

جواب: فاء عین، اور لام کو وزن کے طور پر اس لیے خاص کیا تاکہ، شفۃ، وسط اور حلق میں سے ہر ایک شامل ہو جائے۔

نوٹ: اصل مخارج تین ہیں: شفہ، وسط، حلق، تینوں مخارج میں سے ہر ایک سے ایک ایک حرف لیا تاکہ ہر ایک کا حصہ شامل ہو جائے۔

سوال:(۴)۔ مصدر سے کتنی چیزیں مشتق ہوتی ہیں ہر ایک کو بیان کریں؟

جواب: مصدر سے نو(۹) چیزیں مشتق ہوتی ہیں: (۱) ماضی۔ (۲) مضارع۔ (۳) امر۔ (۴) نہی۔ (۵) اسم فاعل۔ (۶) اسم مفعول۔ (۷) اسم زمان۔ (۸) اسم مکان۔ (۹) اسم آلہ۔

سوال:(۵)۔مصدر اصل ہے یا فعل ،بصری اور کوفی حضرات کا اس میں کیا اختلاف ہے؟

جواب:بصری حضرات کے نزدیک اشتقاق میں مصدر اصل ہے اور فعل اس کی فرع، جبکہ کوفی حضرات کے نزدیک فعل اصل ہے اور مصدر اس کی فرع۔

سوال:(۶)۔ مصدر کے اصل ہونے پر بصری حضرات کے دلائل پیش کریں؟

جواب:مصدر کے اصل ہونے پر بصری حضرات کی تین دلیلیں ہیں:

(۱)۔دلیل: مصدر کا معنیٰ ایک ہے اور وہ حدث ہے اور فعل کا معنی معتدد اور چند ہے کیوں کہ فعل حدث اور زمانے پر دلالت کرتا ہے اور ایک متعدّد سے پہلے آتا ہے لہذا مصدر اصل ہے،نیز مصدر جس طرح افعال کے لیے اشتقاق میں اصل ہے اسی طرح افعال کے متعلقات (ماضی مضارع وغیرہ) کے لیے بھی اصل ہے۔

(۲)۔دلیل:مصدر اسم ہے اور اسم فعل سے بے نیاز ہوتا ہے کیوں کہ کلام دو اسموں سے مرکب ہوکر فائدہ دیتا ہے لیکن فعل فائدہ دینے میں اسم کا محتاج ہوتا ہے اس لیے کہ دو فعل بغیر اسم کے فائدہ نہیں دیتے ہیں،اور آپ کو معلوم ہے کہ محتاج الیہ اصل اور محتاج فرع ہوتا ہے لہذا مصدر اصل ہے اور فعل اس کی فرع ہے۔

(۳)۔دلیل:مصدر کو مصدر اس لیے کہا جاتا ہے کہ سات چیزیں صحیح،مثال ، مضاعف ،لفیف،ناقص،مہموز،اجوف اسی سے نکلتی ہیں تو گویا کہ یہ صادر ہونے کی جگہ یعنی مرکز ہے اور باقی چیزیں فرع ہیں۔

سوال:(۷)۔ اشتقاق کی تعریف،اس کی قسمیں ،تعریف ومثال کے ساتھ بیان کریں؟

جواب: دو لفظوں کے درمیان لفظ اور معنی میں مناسبت پائی جائے تو وہ اشتقاق ہے۔اس کی تین قسمیں ہیں(۱)صغیر(۲)کبیر۔(۳)اکبر۔

(۱)۔ اشتقاق صغیر کی تعریف: دو لفظوں کے درمیان حروف اور معنی میں مناسبت پائی جائی تو وہ اشتقاق صغیر ہے۔جیسے ضَرَبَ (مارا) ماضی ضَرْبٌ مصدر سے مشتق ہے اور دونوں کے معنی اور حروف میں مناسبت ہے۔

(۲)۔اشتقاق کبیر کی تعریف: دو لفظوں کے درمیان صرف لفظ میں مناسبت پائی جائے ترتیب میں نہ پائی جائے جیسے: جَبَذَ (کھینچا) اَلْجَذْبُ سے مشتق ہے ان میں الفاظ میں تو مناسبت ہے لیکن ترتیب میں مناسبت نہیں ہے۔

(۳)۔اشتقاق اکبر کی تعریف: دو لفظوں کے درمیان مخرج میں مناسبت پائی جائے اور حروف وترتیب میں نہ پائی جائے جیسے نَعَقَ (آواز کرنا) اَلنَّهْقُ سے مشتق ہے۔

سوال:(۸)۔ مراح الارواح میں اشتقاق سے کونسی قسم مراد ہے؟

جواب: مراح الارواح میں اشتقاق سے مراد اشتقاق صغیر ہے۔

سوال:(۹)۔ فعل کے اصل ہونے پر کوفی حضرات کے دلائل مع مثال پیش کریں؟

جواب: فعل کے اصل ہونے پر کوفی حضرات کی بھی تین دلیلیں ہیں:

(۱)دلیل: فعل کے اصل ہونے پر کوفی حضرات کی پہلی دلیل یہ ہے کہ :وجود اور عدم کے اعتبار سے مصدر کی تعلیل کا دارو مدار فعل کی تعلیل پر ہے یعنی فعل کی تعلیل مصدر کی تعلیل کا سبب ہے ،اگر فعل میں تعلیل ہوئی ہے تومصدر میں بھی تعلیل ہوگی،اگر فعل میں تعلیل نہیں ہوئی ہے تو مصدر میں بھی تعلیل نہیں ہوگی :جیسے یَعِدُ فعل میں تعلیل ہوئی ہے اس لیے اس کے مصدر عِدَۃً میں بھی تعلیل ہوئی۔قَامَ فعل میں تعلیل ہوئی ہے لہذا اس کے مصدر قِیَامًا میں بھی تعلیل ہوئی ۔اگر فعل میں تعلیل نہ ہوئی ہے تومصدر میں بھی تعلیل نہ ہوگی جیسے یَوْجَلُ فعل میں تعلیل نہ ہوئی ہے لہذا اس کے مصدر وَجْلًا میں بھی تعلیل نہ ہوئی،قَاوَمَ فعل میں تعلیل نہ ہوئی اس لیے اس کے مصدر قِوَامًا میں بھی تعلیل نہیں ہوئی ۔اور کسی چیز کی سببیت اس کے اصل ہونے پر دلالت کرتی ہے لہذا فعل اصل ہے اور مصدر اس کی فرع ہے۔

(۲)دلیل: فعل کے اصل ہونے پر کوفی حضرات کی دوسری دلیل یہ ہے کہ :فعل کی تاکید مصدر سے لائی جاتی ہے جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا اس مثال میں ضَرَبْتُ فعل ہے اور ضَرْبًا مصدر ہے اور یہ جملہ ضَرَبْتُ ضَرَبْتُ کی منزل میں ہے اور مؤَکَّد اصل ہوتا ہے اور مؤَکِّد فرع ہوتا ہے لہذا فعل جو مؤَکَّد ہے وہ اصل ہے اور مصدر جو مؤَکِّد ہے وہ فرع ہے۔

(۳)دلیل: فعل کے اصل ہونے پر کوفی حضرات کی تیسری دلیل یہ ہے کہ :آپ نے کہا کہ مصدر اصل ہے کہ اس سے دوسری چیزیں صادر ہوتی ہیں حالاں کہ ایسا

نہیں ہے بلکہ فعل اصل ہے اور مصدر فرع ہے کیوں کہ مصدر مصدور کے معنی میں ہے گویا کہ وہ فعل سے صادر ہوا ہے جیساکہ مَشرَبٌ عَذْبٌ (شیریں پانی) اور مَرْکَبٌ فَارِہٌ (گھوڑ سواری) کہا جاتا ہے اور اس سے مراد مَشْرُوْبٌ اور مَرْکُوْبٌ ہوتا ہے ایسے ہی مصدر بول کر اس سے مصدور یعنی صادر کیا ہوا مراد ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ جو چیز صادر کی جائے وہ فرع ہوتی ہے اور جس سے صادر ہو وہ اصل ہوتی ہے لہذا فعل اصل اور مصدر فرع ہے۔

سوال:(۱۰)۔کوفیوں کے رد میں بصریوں کے دلائل مثال کے ساتھ پیش کریں؟

جواب:بصری حضرات دوبارہ کوفی حضرات کی دلیلوں کا رد کرتے ہیں اور ان کے سوال کے جواب دے کر مصدر کے اصل ہونے پر دلیل پیش کرتے ہیں:کوفی حضرات کی فعل کے اصل ہونے جو دلیلیں ہیں ان کا رد کرتے ہیں جب ان کی دلیلیں باطل ہوجائیں گی تو مصدر کا اصل ہونا خود بخود ثابت ہوجائے گا:

(ا)پہلی دلیل یہ ہے کہ:مصدر کی تعلیل مشاکلت وموافقت کی وجہ سے ہے نہ کہ فعل کی سببیت کی وجہ سے،جیساکہ قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ واؤ جو یا اور کسرہ کے درمیان واقع ہو وہ گر جاتا ہے جیسے یَعِدُ جو اصل میں یَوْعِدُ تھا تو اس میں واؤ اس لیے گرگیا کہ یا اور کسرہ کے درمیان ہے لیکن تَعِدُ میں واؤ یا اور کسرہ کے درمیان نہیں ہے پھر بھی واؤ گر گیا تو واؤ کو اس لیے حذف کردیا تاکہ مضارع کے تمام صیغے ایک ہی طریقے پر ہوجائیں حالاں کہ حذف کا سبب یہاں نہیں پایا جارہا ہے۔اسی طرح تُکْرِمُ وغیرہ مضارع کے تمام صیغوں میں ہمزہ کو حذف کردیا حالاں کہ قاعدہ کی

روشنی میں صرف مضارع متکلّم کے صیغے سے ہمزہ کو حذف کیا جاتا تاکہ متکلّم میں دو ہمزہ کا اجتماع نہ ہو جبکہ دوسرے صیغوں میں اجتماع کا مسئلہ ہی نہ تھا پھر بھی دوسرے صیغوں سے ہمزہ کو حذف کردیا تاکہ باب کا حکم متفق ہوجائے اگرچہ حذف کی علت دوسرے صیغوں میں نہیں پائی جارہی تھی، توکوفی حضرات کا یہ کہنا کہ مصدر میں تعلیل کا دارو مدار فعل کی تعلیل پر ہے درست نہیں ۔نیز کوفی حضرات کی یہ بات جب فعل میں تعلیل ہوتی ہے تومصدر میں بھی تعلیل ہوگی ان کے خلاف ثابت ہوتی ہے کیوں کہ رَمیَ فعل میں تعلیل ہوئی ہے لیکن مصدر رَمْیًا میں تعلیل نہیں ہوئی ہے اسی طرح اِعْشَوْشَبَ فعل میں تعلیل ہوئی ہے لیکن مصدر اِعْشِیْشَابًا میں تعلیل نہیں ہوئی ہے لہذا کوفی حضرات کا قول باطل ہوگیااور بصری حضرات کا موقف ثابت ہوا کہ مصدر اصل ہے اور فعل فرع ہے۔

(۲)۔دوسری دلیل :کارد اس طور پر ہے کہ آپ نے کہا کہ فعل کی تاکید مصدر سے لائی جاتی ہے لہذا فعل اصل اور مصدر فرع ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ کسی چیز کا موکّد اور دوسرے کا مؤکِد ہونا اس کے اصل ہونے پر دلالت نہیں کرتا ہے بلکہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دونوں اعراب میں برابر ہیں یعنی دونوں پر جو اعراب آرہا ہے وہ ایک ہی جہت (مثلاً فاعل یا مفعول) سے آرہا ہے نہ کہ اصل اور فرع ہونے کے اعتبار سے ،نیز آپ کی یہ بات فعل کی تاکید مصدر سے لانے میں کچھ حد تک درست مان لی جائے تو جَاءَنِی زَیْدٌ زَیْدٌ میں پہلا مؤکد اور دوسرا مؤکِد ہے اور پہلے زَید کی تاکید دوسرے زید سے لائی گئی ہے اورآپ کے بقول مؤکّد اصل اور

مؤَکِّد فرع ہوتا ہے اور جو فرع ہوتا ہے وہ اصل سے نکلتا ہے حالاں کہ دوسرا زید پہلے زید سے مشتق نہیں ہے کیوں کہ یہ جامد ہے اور جامد کسی سے مشتق نہیں ہوتا ہے حالاں کہ یہاں دوسرا پہلے کی تاکید ہے پھر بھی اصل اور فرع نہیں ہے تو پتہ چلا کہ آپ کا یہ کہنا کہ مؤَکَّد اصل اور مؤَکِّد فرع ہوتا ہے درست نہیں۔

(۳)۔تیسری دلیل: مصنف کوفی حضرات کی تیسری دلیل کا جواب اس طور دیتے ہیں کہ آپ نے کہا کہ مصدر مصدور کے معنی میں ہے جیسا کہ مَشرَبٌ اور مَرْکَبٌ بولا جاتا ہے اور اس سے مَشْرُوبٌ اور مَرْکُوْب مراد ہوتا ہے مصنف جواب میں بصری حضرات کی طرف سے فرماتے ہیں کہ ہم یہ تسلیم نہیں کرتے کہ مَشْرَبٌ اور مَرْکَبٌ مَشْرُوبٌ اور مَرْکُوْبٌ کے معنی میں ہیں بلکہ مَشْرَبٌ سے مَوْضِعُ الشُّرْبِ پینے کی جگہ اور مَرْکَبٌ سے مَحَلُّ الرُّکُوْبِ سوار ہونے کی جگہ مراد ہے لیکن پہلی مثال میں عَذُوْبِیَّۃٌ کی نسبت مَشْرُوبٌ کی طرف اور دوسری مثال میں فَرَاهِيَّة کی نسبت مَرْکُوبٌ کی طرف مجازی طور پر کردی ہے جیسا کہ جاری ہونا اصل میں پانی کا کام ہے نہ کہ نہر کا، لیکن کہا جاتا ہے جَرَيَ النَّهْرُ نہر جاری ہوئی تومحل یعنی نہر بول کر حال یعنی پانی مراد ہوتا ہے لہذا مصدر کو مصدور کے معنی میں لینے کے لیے آپ نے جن مثالوں کو دلیل میں پیش کیا تھا ان کا مَشْرُوْبٌ اور مَرْکُوْبٌ کے معنی میں ہونا باطل ہوگیا جب مصدر مصدور کے معنی میں نہ ہوسکا تو مصدر بغیر نظیر کے اصل پر باقی رہا، اور مصدر سے مراد

مَحَلُّ الصُدُورِ صادر ہونے کی جگہ ہے اور جو صادر ہونے کی جگہ ہوگی وہ اصل ہوگی لہذا مصدر اصل اور فعل فرع ہوا۔

سوال:(۱۱)۔ ثلاثی مجرد کے مصادر سیبویہ کے نزدیک کتنے ہیں وزن، معنی باب اور مثال کے ساتھ پیش کریں؟

جواب: ثلاثی مجرد کے مصادر سیبویہ کے نزدیک ۳۲ ہیں: وزن مثال، معنی اور باب کے ساتھ پیش ہیں:

ثلاثی مجرد کے (۳۲) مصادر

نمبر شمار	وزن	مثال	معنی	باب
۱	فَعْلٌ	قَتْلٌ	قتل کرنا	(ن)
۲	فِعْلٌ	فِسْقٌ	نافرمانی کرنا	(ن)
۳	فُعْلٌ	شُغْلٌ	مشغول ہونا	(ف)
۴	فُعْلَةٌ	رَحْمَةٌ	مہربان ہونا	(س)
۵	فِعْلَةٌ	نِشْدَةٌ	گم ہونا	(ن)
۶	فُعْلَةٌ	كُدْرَةٌ	گدلا ہونا	(س)
۷	فَعْلَى	دَعْوٰي	بلانا	(ن)
۸	فِعْلَى	ذِكْرٰي	یاد کرنا	(ن)
۹	فُعْلَى	بُشْرٰي	خوش خبری دینا	(ن)
۱۰	فَعْلَانٌ	لَيَّانٌ (ا)	لپٹا ہونا، نرم ہونا	(ض)

۱۱	فِعْلَانٌ	حِرْمَانٌ	محروم ہونا	(ض)
۱۲	فُعْلَانٌ	غُفْرَانٌ	بخش دینا	(ض)
۱۳	فَعَلَانٌ	نَزَوَانٌ	زمین پر کودنا	(ن)
۱۴	فَعَلٌ	طَلَبٌ	طلب کرنا	(ن)
۱۵	فَعِلٌ	خَنِقٌ	گلا گھونٹنا	(ن)
۱۶	فِعَلٌ	صِغَرٌ	چھوٹا ہونا	(ک)
۱۷	فُعَلٌ	هُدًي	راہ دکھانا	(ض)
۱۸	فَعَلَةٌ	غَلَبَةٌ	غلبہ کرنا	(ض)
۱۹	فَعِلَةٌ	سَرِقَةٌ	چوری کرنا	(ض)
۲۰	فَعَالٌ	ذَهَابٌ	جانا	(فتح)
۲۱	فِعَالٌ	صِرَافٌ	پھیرنا، آنا، جانا	(ض)
۲۲	فُعَالٌ	سُوَالٌ	سوال کرنا	(فتح)
۲۳	مَفْعَلٌ	مَدْخَلٌ	داخل ہونا	(ن)
۲۴	مَفْعِلٌ	مَرْجِعٌ	لوٹنا	(ض)
۲۵	مِفْعَلَةٌ	مِسْعَاةٌ (۲)	کوشش کرنا	(فتح)
۲۶	مَفْعِلَةٌ	مَحْمِدَةٌ	تعریف کرنا	(س)
۲۷	فَعَالَةٌ	زَهَادَةٌ	عبادت گزار ہونا	(فتح)
۲۸	فِعَالَةٌ	دِرَايَةٌ	معلوم کرنا	(ض)

۲۹	فُعُوْلٌ	دُخُولٌ	داخل ہونا	(ن)
۳۰	فَعُوْلٌ	قَبُوْلٌ	قبول کرنا	(س)
۳۱	فَعِيْلٌ	وَجِيْفٌ	دل دھڑکنا	(ک)
۳۲	فُعُوْلَةٌ	صُهُوْبَةٌ	بال کا سرخ ہونا	(ک)

(۱)۔لَيَّانٌ اصل میں لَوْ يَانٌ تھا۔(۲)۔مِسْعَاةٌ:اصل میں مِسْعَيَةٌ تھا۔

سوال:(۱۲)۔ کبھی ثلاثی مجرد کا مصدر اسم فاعل،اسم مفعول کے وزن پر بھی آتا ہے مثال کے ساتھ بیان کریں؟

جواب:کبھی ثلاثی مجرد کا مصدر اسم فاعل کے وزن پر آتا ہے جیسے:قُمْتُ قَائِمًا بمعنی قِيَامًا(کھڑا ہونا)۔اور کبھی اسم مفعول کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے:بِأَيِّكُمُ المَفْتُوْنُ (تم میں سے کون مجنون تھا)بمعنی فِتْنَةً ۔

سوال:(۱۳)۔کبھی ثلاثی مجرد کے مصادر مبالغہ کے لیے بھی آتے ہیں مثال کے ساتھ بیان کریں؟

جواب:کبھی ثلاثی مجرد کے مصادر مبالغہ کے لیے بھی آتے ہیں جیسے:اَلتَّهْدَارُ (شراب کا بہت زیادہ جوش مارنا)۔اَلتَّلْعَابُ:(بہت زیادہ کھیلنا) ۔اَلْحِثِّيْثٰى (بہت زیادہ ابھارنا)۔اَلدِّلِّيْلٰى (بہت زیادہ رہنمائی کرنا)۔

سوال:(۱۴)۔غیر ثلاثی مجرد کا مصدر کتنے طریقے پر آتا ہے؟

جواب:غیر ثلاثی مجرد کا مصدر ہر باب سے ایک ہی طریقے پر آتا ہے۔

سوال:(۱۵)۔خلاف قیاس آنے والے غیر ثلاثی مجرد کے مصادر بیان کریں؟

جواب: غیر ثلاثی مجرد سے خلاف قیاس آنے والے مصادر پانچ ہیں:(۱) کَلَّمَ باب تفعیل کا مصدر کِلَّامًا۔(۲،۳)قَاتَلَ باب مفاعلت کا مصدر قِتَّالًا وَ قِیْتَالًا ۔(۴)۔تَحَمَّلَ باب تفعل کا مصدر تِحِمَّالًا ۔(۵)۔زَلْزَلَ باب فَعْلَلَ کا مصدر زِلْزَالًا۔

سوال:(۱۶)۔مصدر سے جو افعال مشتق ہوتے ہیں ان کے کل کتنے ابواب ہیں ،نام کے ساتھ مثال بھی بیان کریں؟

جواب:مصدر سے جو افعال مشتق ہوتے ہیں ان کے کل ۳۵ ابواب ہیں

ثلاثی مجرد کے (۶) ابواب

شمار	باب	مثال	معنی
۱	ضَرَبَ	غَفَرَ یَغْفِرُ	بخش دینا
۲	نَصَرَ	قَتَلَ یَقْتُلُ	قتل کرنا
۳	سَمِعَ	حَمِدَ یَحْمَدُ	تعریف کرنا
۴	فَتَحَ	جَعَلَ یَجْعَلُ	بنانا
۵	کَرُمَ	صَلُبَ یَصْلُبُ	سخت ہونا
۶	حَسِبَ	نَعِمَ یَنْعِمُ	خوش حال ہونا

ثلاثی مزید فیہ کے (۱۲) ابواب

شمار	باب	مثال	معنی

۱	اِفعَالٌ	اَکْرَمَ	تعظیم کرنا
۲	تَفْعِیْلٌ	قَطَّعَ	کاٹنا
۳	مُفَاعَلَۃٌ	قَاتَلَ	جنگ کرنا
۴	تَفَعُّلٌ	تَفَضَّلَ	مہربانی کرنا
۵	تَفَاعُلٌ	تَضَارَبَ	آپس میں لڑائی کرنا
۶	اِنْفِعَالٌ	اِنْصَرَفَ	واپس ہونا
۷	اِفْتِعَالٌ	اِحْتَقَرَ	حقیر سمجھنا
۸	اِسْتِفْعَالٌ	اِسْتَخْرَجَ	نکالنا
۹	اِفْعِیْعَالٌ	اِخْشَوْشَنَ	سخت کھردرا ہونا
۱۰	اِفعِوَّالٌ	اِجْلَوَّذَ	دوڑنا
۱۱	اِفْعِیْعَالٌ	اِحْمَارَّ	سرخ ہونا
۱۲	اِفْعِلَالٌ	اِحْمَرَّ	سرخ ہونا

رباعی مجرد کا(۱) باب

شمار	باب	مثال	معنی
۱	فَعْلَلَۃٌ	دَحْرَجَ	لڑھکانا

رباعی مزید فیہ کے (۳) ابواب

شمار	باب	مثال	معنی
۱	اِفْعِنْلَالٌ	اِحْرَنْجَمَ	جمع ہونا
۲	اِفْعِلَّالٌ	اِقْشَعَرَّ	رونگٹے کھڑے ہونا
۳	تَفَعْلَلَ	تَدَحْرَجَ	لڑھکنا

ملحق بدحرج کے (۶) ابواب

شمار	باب	مثال	معنی
۱	فَعْلَلَ	شَمْلَلَ	جلدی کرنا
۲	فَوْعَلَ	حَوْقَلَ	سخت بوڑھا ہونا
۳	فَيْعَلَ	بَيْطَرَ	نعل بندی کرنا
۴	فَعْوَلَ	جَهْوَرَ	آواز بلند کرنا
۵	فَعْلَى	قَلْسى	ٹوپي پہنانا
۶	فَعْنَلَ	قَلْنَسَ	ٹوپي پہنانا

ملحق بتدحرج کے (۵) ابواب

شمار	باب	مثال	معنی
۱	تَفَعْلَلَ	تَجَلْبَبَ	چادر پہننا

۲	تَفَوْعَلَ	تَجَوْرَبَ	پائتابہ پہننا
۳	تَفَيْعَلَ	تَشَيْطَنَ	نافرمان ہونا
۴	تَفَعْوَلَ	تَرَهْوَكَ	ڈھیلے جوڑوالا ہونا
۵	تَمَفْعُلٌ	تَمَسْكَنَ	مسکین ہونا

ملحق باحرنجم کے (۲)ابواب

شمار	باب	مثال	معنی
۱	اِفْعِنْلَالٌ	اِقْعَنْسَسَ	سینہ وگردن نکال کر چلنا
۲	اِفْعِنْلَاءٌ	اِسْلَنْقٰی	پشت کے بل سونا

سوال:(۱۷)۔ثلاثی مجرد کے کتنے ابواب ہیں اور کتنے اور کون کون سے ابواب ام الابواب ہیں؟

جواب:ثلاثی مجرد کے چھ ابواب ہیں ان میں سے تین باب ام الابواب ہیں،اور وہ ضَرَبَ ،سَمِعَ نَصَرَ ہیں۔

سوال:(۱۸)۔ثلاثی مجرد کے ابواب بیان کرتے وقت باب ضَرَبَ کو پہلے کیوں بیان کیا؟

جواب:ثلاثی مجرد کے ابواب بیان کرتے وقت باب ضرب کو پہلے اس لیے بیان کیا کیوں کہ فتحہ اور کسرہ کے درمیان اختلاف زیادہ ہوتا ہے،نیز فتحہ عُلوی، کسرہ سُفلی ،ضمہ متوسط ہے اور فتحہ کا کسرہ سے اختلاف زیادہ ہوتا ہے اور جو چیز زیادہ مختلف ہو وہ تقدیم کی مستحق ہوتی ہے اس لیے باب ضرب کو مقدم کیا۔

سوال:(۱۹)۔باب فتح،کرُم،حسِبَ،ام الابواب میں شامل کیوں نہیں ہیں وجہ بیان کریں؟

جواب:باب فَتَحَ،کَرُمَ،حَسِبَ ام الابواب میں اس لیے شامل نہیں ہیں کیوں کہ ان کے ماضی اور مضارع کی حرکات میں اختلاف نہیں پایا جاتا ہے۔نیز باب فَتَحَ بغیر حروف حلقی کے نہیں آتا ہے۔کَرُمَ طبیعت اور اوصاف کے لیے ہی آتا ہے۔اور حَسِبَ کا استعمال کم ہوتا ہے۔

سوال:(۲۰)۔فَعُلَ یَفْعَلُ کون سا باب ہے مثال کے ساتھ بیان کریں؟

جواب: فَعُلَ یفعَلُ باب کَادَیَکَادُ ہے جیسے کَا دَیکَادُ کَیْدُوْدَةً۔

سوال:(۲۱)۔اِحْمَرَّ،اِحْمَارَّ،میں ادغام کردیا جبکہ اِزْعَوَی میں ادغام کیوں نہیں کیا گیا؟

جواب:اِحْمَرَّ اِحْمَارَّ میں ادغام اس لیے کردیا کہ اس میں دونوں حرف ایک جنس کے ہیں اور اِزْعَوٰي میں اس لیے نہیں کیا کہ اس میں بعد تعلیل دونوں حرف ایک جنس کے نہیں ہیں۔

سوال:(۲۲)۔الحاق کا معنی،تعریف،ملحق اور ملحق بہ بیان کریں؟

جواب:الحاق کا معنی ملا دینا،لاحق کرنا ہے۔الحاق کی تعریف: ثلاثی یا رباعی مجرد میں کسی حرف کی زیادتی کرکے اس کو رباعی یا خماسی کے ہم وزن کرنا الحاق کہلاتا ہے۔جسے ہم وزن کیا جائے اسے ملحق اور جس کے ہم وزن کیا جائے اسے ملحق بہ کہتے ہیں۔